



سوال

(79) صلیب کے متعلق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس صلیب کی کیفیت کیا ہے جس سے منع کیا گیا ہے اور اس کے پھنسنے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا اس کی کئی قسمیں ہیں؟ اگر کوئی مسلمان گھڑی پین وغیرہ فروخت کرنے کیلئے کسی کپہنی کا نمائندہ (ایجنٹ) ہو، تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ کپہنی کی اشیاء کی نمائش کے لئے عیسائیوں کو ملک میں بلائے؟ اور نمائش کے موقع پر اس غیر مسلم ملک کے جھنڈے اور معروف مونوگرام گھر کے سامنے اور سڑکوں پر لگائے؟ وہ ایک عام آدمی ہے، حکومت میں شامل ہے نہ حکومت کا نمائندہ ہے بلکہ محض اپنی ذات اور اپنے دکان کا نمائندہ ہے۔ جس اس سے بات کی گئی اور بتایا گیا کہ صلیب کے نشان والا جھنڈا لگانا شرعاً منع ہے۔ (یہ نشان اس قسم کا ہے جس طرح ”ویسٹ اینڈ“ نامی گھڑی پر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے (+) اس نے کہا ”یہ تو اس طرح کی لکڑیاں ہیں جس طرح بڑے ڈول کے منہ میں ہوتی ہیں اور یہ محض کپہنی کا نشان ہے۔ اس نے یہی وجہ بتائی۔

اس نے مزید کہا ”جب میں ان کے پاس گیا تو انوں نے سعودی عرب کا جھنڈا بھی لگایا اور سوئٹزرلینڈ کا بھی۔ وہ اس طرح کی وجوہات بیان کرتا ہے اور وہ فرد ہے جو کسی (کپہنی یا ادارہ) کا نمائندہ نہیں۔ گزارش ہے کہ اس قسم کے کام کے متعلق فتویٰ ارشاد فرمائیں، کیا یہ بھی نصاریٰ کی تعظیم میں داخل ہے؟ کیا اس قسم کے موقعوں پر اس طرح کے جھنڈے وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں؟ اگر وہ کہے کہ میں ان کا احترام نہیں کرتا تو کیا اس کی بات مانی جائے گی؟ اگر ہم اسے نصیحت نہ کریں تو کیا ہمیں گناہ ہوگا؟ اس قسم کے معاملہ میں برائی کو منع کرنے کے کیا درجات ہیں؟ براہ کرم فتویٰ ارشاد فرمائیے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ صلیب جس کے متعلق ان کے مشور غلط عقائد ہیں اور جو آج کل عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک لمبے خطے پر ایک چھوٹا خط کھینچا جائے کہ اوپر والا چھوٹا خط نیچے والے لمبے خط کو اوپر سے تقریباً ایک تہائی پر قطع کرے اور اس طرح خطوط کے ملنے سے قائمہ زاویے بنیں۔

برائی سے منع کرنے کے درجات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمائے ہیں:

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْبِرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ) (صحیح مسلم)

”تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“



یہ حدیث امام مسلم علیہ السلام نے اپنی کتاب ”صحیح“ میں روایت کی ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِیْنِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللمیة الدائمة - رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۴۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 83

محدث فتویٰ